غزلیات

عاشقاں اندر جمال خوب رویاں ماندہ اند
نسخۂ همراں نام الٰہی خواندہ اند

ہر زمان عاشقاں بہر شکار لم یزل
در فضائے لا یزالی اسپ ہمت راندہ اند

نیست شکے از دو عالم درگذشت عاشقاں
ہر زمان بر تخت دل عالم را بنشاندہ اند

چوں بیائید اصطلاح عاشقان دریافتن
دست خود را از دو عالم جز خدا آفشاندہ اند

گر بہ پرسی حال را جا پس شنو ہچو نمک
کو فتادہ محو گشتہ بحر حق در ماندہ اند

عاشق اور ذات لازوال

قلندر کبریا اپنے اس کلام میں عاشق کی ایک کفیت کو سامنے لا رہے ہیں جس میں عاشق اپنے محبوب کے جمال میں فنا ہے یعنی وہ منزل جہاں عاشق میں جمال محبوب نظر آ رہا ہے یا وہ خود جمال محبوب میں فنا ہے اور وہ ہر زمان و وقت میں وہ لم یزل یعنی لازوال کا شکار ہے اور اسی فضاء لازوالی میں اپنی ہمت سے عشق کا گھوڑا دوڑا رہا ہے.اور اس میں کسی قسم کا شک وہ شبہ موجود نہیں ہے کہ وہ دو عالم کی عارفانہ سیر کرتا رہتا ہے اور اس کے تختِ قلب پر اس کا محبوب حقیقی بیٹھا رہتا ہے اور وہ لوگ جو صرف اصطاحاً عاشق پر بحث کرتے ہیں اور اس کو دریافت کرنا چاہتے ہیں خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا کہ دو عالم میں عاشق اور اس کا تعلق کیا ہے اور دو جہاں کے درمیان عاشق کسی طرح خدا کے آگے سجدہ ریز ہے اس راجا کا کیا حال پوچھنا جو نمک سے شل ہو گیا ہے اور وہ بحر حق میں مکمل طور پر فنا ہو گیا ہے......